شیخ محسن علی نجفی کا ترجمۂ قرآن و حاشیہ

تبصرہ نگار : ثاقب اکبر

ماہ رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ کے آخری عشرے میں یہ خوشگوار خبر ملی کہ حجۃ الاسلام شیخ محسن نجفی کا ترجمہ قرآن حاشیے کے ہمراہ منظر عام پر آگیا ہے جو احباب کئی برس سے یہ بات جانتے تھے کہ شیخ محسن نجفی قرآن حکیم کا ترجمہ کرنے اور حاشیہ لکھنے میں مصروف ہیں انہیں بجا طور پر اس کی اشاعت کا شدت سے انتظار تھا. راقم کو چونکہ سالہا سال سے محترم شیخ محسن نجفی صاحب کی علمی و فکری ریاضتوں سے خاصی واقفیت ہی نہیں بلکہ ایک حد تک وابستگی بھی رہی ہے اس لیے مجھے اس کی طلب کچھ سوا ہی تھی. ویسے بھی میں قرآن حکیم کے طالب و طالب علم کی حیثیت سے اس کے بارے میں کچھ زیادہ ہی بے قرار تھا.

اس کی اشاعت سے قبل بھی اس کے جستہ جستہ اور چیدہ چیدہ مطالب میری نظر سے گزرتے رہے تھے لیکن جب ماہ مبارک کے آخری ایام میں قبلہ نجفی صاحب کی طرف سے افطاری کی ایک تقریب محبت میں جب ان کے ہاتھوں میں چھپا ہوا ترجمہ قرآن اور حاشیہ دیکھا تو انتہائی مسرت ہوئی. اس کی اشاعت میں نجفی صاحب کے ذوق سلیم کی عمدہ جھلک موجود ہے.

اس قرآن حکیم کو ہاتھوں میں لیتے ہی سنہری تحریر میں ''القرآن الکریم مع ترجمہ و حاشیہ'' کے نیچے نجفی صاحب کے نام پر نظر پڑی: ''محسن علی نجفی''. سچ پوچھئے تو مجھے اس سادگی سے لکھا ہوا نام ہمیشہ اچھا لگتا ہے اور یہاں تو ''شیخ'' بھی ہمراہ نہ تھا جو عام طور پر نجفی صاحب کے لیے خاص و عام کی زبان پر رہتا ہے اور ایک طرح سے ان کی پہچان کا حصہ ہے. میں کہے بغیر نہ رہ سکا کہ ''اچھا ہوا بھاری بھر کم القابات نہیں لکھے گئے.'' شیخ صاحب کہنے لگے: دراصل بعض لوگ علم کی کمی کو القاب کی زیادتی سے پورا کرتے ہیں.''

کاغذ معیاری استعمال کیا گیا ہے. کمپوزنگ اچھی ہے. ایک ہی صفحے پر طول میں دو حصے کر کے ایک حصے میں آیات قرآن اور ان کے سامنے ترجمہ دیا گیا ہے. حاشیے کے لیے اسی طول میں حاشیہ استعمال کیا گیا ہے. اس ترتیب سے ایک عام قاری کو ہر ایک آیت کا ترجمہ تلاش نہیں کرنا پڑتا. ہر حاشیے کا اپنا الگ نمبر دینے کے بجائے آیت کا نمبر لکھنے سے قارئین کے لئے معاملہ اور بھی سہل بنا دیا گیا ہے.

حاشیہ کے نیچے صفحے کی زمین سفید ہے جبکہ عربی عبارات اور ترجمہ کے گرد بارڈر لگا کر ہلکے رنگ کی سی زمین دے دی گئی ہے. اس ترتیب سے ہر بات نکھر کر جدا جدا ہو گئی ہے. ہر آیت کے ترجمے سے پہلے آیت کا نمبر بھی دیا گیا ہے. تاہم ہمارے ہاں رائج رکوع، ربع اور نصف وغیرہ کی علامات نہیں دی گئیں. راقم کی رائے میں یہ بھی دے دی جائیں تو بہتر ہو گا چونکہ بیشتر لوگ ان کے عادی ہو چکے ہیں. کسی کو ایک وقت میں "ربع" پارے کی تلاوت کرنا ہوتی ہے اور کسی کو "نصف" کی. اس سلسلے میں اول تو حاشیے میں جگہ پیدا کی جاسکتی ہے، مشکل ہو تو متعلقہ آیت کے آخر میں اس کے لیے اہتمام کیا جاسکتا ہے. قرآن حکیم کو ترجمہ و حاشیہ کے ساتھ ۶۰۳ صفحات میں مکمل کر دیا گیا ہے. مقدمہ اور آخر میں کچھ فہارس وغیرہ کے صفحات اس پر مستزاد ہیں.

ترجمے اور حاشیے کی عبارت سادہ، رواں اور رسا ہے. حاشیے میں بعض مقامات پر متعلقہ کتب کا حوالہ بھی دیا گیا ہے. راقم کی رائے میں بعض دیگر مقامات پر بھی حوالے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے. ترجمے کے لیے بامحاورہ اور لفظی ترجمہ دونوں کی خصوصیات کو سمیٹنے کی کوشش کی گئی ہے.

شروع میں ۳۹ صفحات کا ایک نہایت وقیع اور گراں قدر مقدمہ دیا گیا ہے. یہ مقدمہ اس لحاظ سے بھی بہت اہمیت رکھتا ہے کہ اس میں ایک "فرزند قرآن" کی حیثیت سے نجفی صاحب نے قرآن حکیم کے متن کی مصونیت کے بارے میں دشمنوں اور ناسمجھ اپنوں کی پھیلائی ہوئی بعض غلط فہمیوں کا ازالہ کر دیا ہے. اس میں نہ فقط قرآن حکیم کی عدم تحریف کے بارے میں دلائل تحریر کیے گئے ہیں بلکہ قرآن، حدیث اور تاریخ کی مدد سے یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ اس کی جمع آوری اور تدوین بھی رسول کریمؐ کی زندگی میں ہی پایہء تکمیل کو پہنچ گئی تھی. اس سلسلے میں بہت سے براہین پیش کرتے ہوئے انہوں نے ایک دلیل "فریضۂ الٰہی" کے زیر عنوان یوں پیش کی ہے:

> " جس طرح خود رسول اللہ کو لوگوں کے گزند سے
> بچانے کا کام خداوند عالم نے خود اپنے ذمہ لیا ہے
> بالکل اسی طرح قرآن کو محفوظ رکھنے کا ذمہ خود
> اللہ تعالیٰ نے لیا ہے :"
>
> لا تحرك به لسانك لتعجل به ان علينا جمعه وقرآنه
> " (اے رسول) قرآن جلدی (یاد) کرنے کے لیے
> اپنی زبان کو حرکت نہ دو. اس کا جمع کرنا اور پڑھوانا
> ہمارے ذمہ ہے". (القیامہ :۱۶.۱۷)

راقم کی رائے میں اس مقدمے میں نجفی صاحب نے جو موقف اختیار کیا ہے اس کا مفید اثر سنی اور شیعہ عوام پر بھی دور رس ہو گا. اس سے امت کے ان دو عظیم گروہوں میں غلط فہمیوں کا ازالہ ہو گا اور قربت و محبت کے راستے ہموار ہوں گے.

شیخ صاحب نے اپنی تحقیق و تدقیق کے لیے شیعہ و سنی دونوں کی تصانیف اور بنیادی کتب سے یکساں استفادہ کیا ہے ،اس سے ان کے وسعت مطالعہ ہی کا نہیں وسعت نظری و قلبی کا بھی اندازہ ہوتا ہے ۔

ترجمے اور حاشیے کا مطالعہ کرتے ہوئے کمپوزنگ اور پروف کی غلطیاں نسبتاً کم دکھائی دیں البتہ مقدمہ کا پروف زیادہ باریک بینی سے مکرر دیکھنے کی ضرورت ہے ۔

حاشیے اور ترجمے میں کہیں کہیں زبان کے قواعد اور محاورے کے مسائل بھی ہیں اس سلسلے میں اشاعت ثانی میں کچھ اقدامات کی ضرورت ہے ۔

یہ امر خوش آئند ہے کہ پہلی اشاعت کے ہاتھوں ہاتھ نکلنے کی رفتار یہ تھی کہ ایک ہفتے کے اندر اندر تقریباً تمام نسخے تمام ہو چکے تھے ۔ اس سے یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ فہم قرآن کے حوالے سے ابھی کس قدر تشنگی موجود ہے ۔ قرآن کے بارے میں احساس تشنگی کا فزوں ہونا اور فزوں تر ہوتے رہنا یقیناً روشن مستقبل کی علامت ہے ۔ اس ترجمے اور حاشیے کے لیے پذیرائی کا یہ عالم نجفی صاحب کی وجاہت و ثقاہت علمی کے اعتراف کی بھی علامت ہے ۔

راقم کے علم میں ہے کہ شیخ صاحب قرآن حکیم کی تفسیر لکھنے میں مصروف ہیں اس دوران میں انہوں نے بعض احباب کے اصرار پر پہلے مرحلے کے طور پر ترجمہ اور مختصر حاشیہ مکمل کر کے ایک جلد میں شائع کرنے کی اجازت دے کر ایک مفید اور مؤثر قدم اٹھایا ہے ۔ ہمیں انکی تفسیر قرآن کا شدت سے انتظار ہے ۔

☆ ☆ ☆

اس ترجمے اور حاشیے کے ملنے کا پتہ یہ ہے :
پوسٹ بکس نمبر 2405 اسلام آباد ، پاکستان ۔